نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع

پاکستان و ہندوستان: کشیدگی کی انتہا پر

برصغیر کے دو اہم ترین ممالک پاکستان اور ہندوستان تقسیم ہند کے بعد مسلسل تناؤ، کشیدگی بلکہ تین جنگوں سے گزر چکے ہیں اور سرحدوں پر آئے روز فائرنگ تقریباً معمول بن چکی ہے۔اس کشیدگی کی کئی وجوہات ہیں لیکن سب سے اہم ترین ایشو مسئلہ کشمیر ہے، جس کے تصفیہ کے لئے ہندوستان شروع دن سے ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے جبکہ دوسری طرف مقبوضہ کشمیر کے لاکھوں کشمیری جدوجہد آزادی کے لئے فلسطینیوں کی طرح مسلسل آگ وخون کے سمندر میں غوطہ زن ہیں۔ابتداء نے پاکستان نے بھی مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے اپنی بھرپور کوششیں مختلف پلیٹ فارمز پر کی تھیں، گوکہ کچھ عرصہ سے اسے مکمل طور پر سرد خانہ کے سپرد کردیا گیا تھا اور اس کو غیر ضروری قرار دے کر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے اپنی ترجیحات سے نکال دیا تھا، لیکن تین ماہ قبل کشمیر میں بھارتی فوج کی نئی تازہ جارحیت نے وہاں کی نوجوان نسل میں ظلم و جبر کے خلاف جاری جدوجہد آزادی کی چنگاری کو اچانک شعلہ جوالہ میں تبدیل کردیا اور ایک سو آٹھ کشمیریوں نے جدوجہد آزادی کی تحریک کو شہادت اور اپنے پاکیزہ گرم خون سے ہندوستانی فوج کی پھیلائی ہوئی دہشت گردی اور تشدد سے بنی زنجیروں کو پگھلانا شروع کردیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کشمیر کی تحریک آزادی نے ایک نیا موڑ اختیار کرلیا۔پے درپے شہادتوں اور زخمیوں کی آہ و بکاں نے دنیا بھر میں ہندوستانی فوج کے تشدد اور مظالم کی رپورٹس اور تصاویر نے یہ پیغام پہنچادیا کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام پاکستان کے ساتھ الحاق کی خواہش اور اپنے قانونی حق سے ۷۰ سال بعد بھی ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ہندوستان کئی بار ایسے گمراہ کن اعلانات کرتا رہتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کوئی ایشو نہیں رہا اور ہم نے اسے ہمیشہ کیلئے ختم کردیا ہے، لیکن ہندو انتہاپسند حکمران جماعت اور اس کے تنگ نظر متعصب ظالم حکمران مودی کے دور حکومت میں ہی مسئلہ کشمیر ایک بار پھر دنیا کے لئے فلیش پوائنٹ بن چکا ہے۔اس پر مودی سرکار کی مزید بیوقوفی اور حماقت دیکھئے کہ اڑی کے ایک فوجی اڈے پر مشکوک حملے کو جواز بنا کر اپنی افواج کو پاکستان پر حملہ آور ہونے کیلئے احکامات اور اعلانات کررہی ہے، جس سے دونوں ممالک کی افواج ایک دوسرے کے خلاف مکمل تیاریوں کے ساتھ سرحدوں اور دیگر حساس مقامات پر تیار اور چوکس ہوگئی ہیں۔ایٹمی حیثیت کے حامل دو ممالک کے درمیان جنگ کے بادلوں نے دنیا بھر میں تشویش کی لہر دوڑادی ہے اور ان دنوں مسئلہ کشمیر کی اہمیت وافادیت اس کے تصفیہ اور اس کے

تاریخی پس منظر پر دنیا بھر کے میڈیا میں بحث و تمحیص جاری ہو گئی ہے۔ پھر اس بار خلاف توقع وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کا اقوام متحدہ کے سربراہی اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر تقریر بھی کافی موثر اور پاکستانی و کشمیریوں کے جذبات کی ترجمان نظر آئی۔ گوکہ بعض حلقے اسے پاک فوج کی تیار کردہ تقریر کہہ رہے ہیں کیونکہ نواز شریف جس کا بہت بڑا ذاتی کاروبار ان دنوں ہندوستان میں چل رہا ہے اور ایک قسم کا بھارت کا کاروباری پارٹنر ہے۔ اس سے اس قسم کی گرم جوشی اور عوامی ترجمانی کی توقع اچھنے اور خلاف روایت گردانی جاری ہے لیکن پھر بھی غنیمت اور قابل ستائش ہے۔

بہر حال اس تمام تناظر میں یہ بات خارج از امکان قرار دی جاتی ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان کوئی بڑی خوفناک جنگ ہونے والی ہے۔ جنگ دونوں ممالک کیلئے انتہائی تباہ کن نتائج کی حامل ہے۔ دونوں ممالک کے غریب عوام دن بدن غربت و افلاس کی لکیر سے بھی نیچے جارہے ہیں، دونوں ممالک کے بڑے بڑے سرکاری محکمے اور ادارے کرپشن، نااہلی اور زبوں حالی سے دوچار ہیں۔ اقتصادی صورتحال بھی بد سے بدتر ہے اور بڑھتے قرضوں کے بوجھ سے ملک دبا جارہا ہے۔ پھر پاکستان کے انتہائی بہترین معیار کے اٹمی میزائل ٹیکنالوجی کی موجودگی میں بھارت کے کسی بھی جارحانہ اقدام کا جوابی ردعمل بہت بڑے انسانی اور معاشرتی المیہ کو جنم لے سکتا ہے۔ محدود جنگ کا تصور بھی اب قصہ پارینہ بن چکا ہے، کیونکہ چنگاری سے آگ کا طوفان بننے میں اب عرصے نہیں بلکہ لمحے لگتے ہیں۔ ساحر لدھیانوی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے:

جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں — امن عالم کا خون ہے آخر
بم گھروں پہ گریں کہ سرحد پر — روح تعمیر زخم کھاتی ہے
کھیت اپنے جلے کہ اوروں کے — زیست فاقوں سے تلملاتی ہے
جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے — جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی

پاکستان کی افواج گزشتہ دس برس سے زائد حالت جنگ سے گزر رہی ہے۔ اس کیلئے بھارت سے دو دو ہاتھ کرنا مشکل نہیں لیکن پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ جنگ دونوں ممالک کے درمیان مسائل کا حل نہیں۔ بھارت حقیقت سے آنکھیں نہ چرائے اور پاکستان کیساتھ بغیر کسی شرائط کے سنجیدہ مذاکرات کیلئے ٹیبل ٹاک کرے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کرے تب ہی اس کی مسئلہ کشمیر سے باعزت جان بخشی ہو سکتی ہے ورنہ ۷۰ سال کے بجائے اگر مزید ۷۰۰ سال گزر جائیں تو بھی پاکستان مسئلہ کشمیر کو نہ بھول سکتا ہے اور نہ کشمیری حق خودارادیت سے دستبردار ہونے کیلئے تیار ہوں گے۔ دونوں ممالک کی بہتری اسی میں ہے کہ دونوں کسی ممکنہ فارمولے پر متفق ہو جائیں اور اپنی توانائیاں مفلوک الحال عوام پر خرچ کریں۔